سوال

(468) خاوند کا بیوی سے الگ رہنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں کچھ لوگ ملازمت کے لئے بیرون ملک جاتے ہیں جبکہ وہ شادی شدہ ہوتے ہیں پھر سال، دو سال بعد واپس آتے ہیں، اس دوران یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ گھریلو حالات خراب ہوجاتے ہیں۔ قرآن وسنت کے مطابق خاوند کتنا عرصہ اپنے گھر سے باہر رہ سکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت نے اس سلسلہ میں کسی مدت کا تعین نہیں کیا کہ خاوند اتنی مدت سے زیادہ باہر نہیں رہ سکتا، کیونکہ یہ میاں بیوی کا باہمی معاملہ ہے، البتہ قرآن وحدیث نے ہمیں اس امر سے آگاہ ضرور کیا ہے کہ دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کریں اور بلاوجہ ایک دوسرے کو تکلیف نہ دیں۔ بیوی کے متعلق تو خاص ہدایات ہیں کہ اس کے ساتھ حسن معاشرت کا مظاہرہ کیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ان کے ساتھ خوش اسلوبی سے گزر بسر کرو۔'' [1]

عورتوں کے متعلق ایک دوسرے مقام پر ارشادِباری تعالیٰ ہے: ''اور انہیں تکلیف دینے کی غرض سے مت روکے رکھو تاکہ تم زیادتی کرتے رہو۔'' [2]

احادیث میں بھی عورتوں سے حسن معاشرت کی بہت تاکید آئی ہے اور یہ کوئی حسن معاشرت نہیں کہ روزگار کے لئے انسان بیرون ملک چلا جائے اور بیوی کے حقوق کو نظر انداز کر کے سال دو سال تک باہر ہی رہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اس سلسلہ میں بہت حساس طبیعت رکھتے تھے، انہوں نے یہ قانون مقرر کیا تھا کہ کوئی فوجی چار ماہ سے زیادہ اپنے گھر سے باہر نہ رہے۔ چنانچہ آپ عام مسلمانوں کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے رات کو گشت کرتے تھے۔ ایک رات کا واقعہ ہے کہ کسی مکان سے گزرتے وقت ایک عورت کی پُرسوز آواز سنی۔ اس کے لئے اپنے شوہر نامدار کی جدائی ناقابل برداشت ہورہی تھی جو جہاد وقتال میں مصروف تھا اور کئی مہینوں سے گھر نہیں آسکا تھا، اس کے جذبات دلسوز اشعار کی صورت میں ابل پڑے تھے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی سے دریافت کرنے پر ہر فوجی نوجوان کے لئے چار ماہ کے بعد اپنے گھر جانا لازم قرار دیا۔ [3]

بہر حال ہمارے رجحان کے مطابق کسی بھی شوہر کو اپنے گھر سے اتنی مدت کے لئے غیر حاضر نہیں رہنا چاہیے جس میں گھریلو حالات خراب ہوجائیں۔ (واللہ اعلم)

---

[1] النساء: ۱۹۔

[2]البقرة : ٢٣١۔

[3]سنن البیھقی ص ٢٩ ج ٩۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:411

محدث فتویٰ